

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ

السَّلَامُ لَكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

انسان کا مقصد تخلیق

عبدات رب

ڈاکٹر شمس الحق حنیف

اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو بھی بے فائدہ اور بے مقصد نہیں پیدا کیا یہی نکتہ
اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں پیدائشی طور پر ودیعت کیا ہے کہ وہ ہر
چیز کے بارے میں یہ سوچتا ہے کہ میرے لئے (ہمارے لئے) اس میں
کیا فائدہ ہے، یہی انسانی فطرت دریافتؤ اور ایجادات کی بنیاد ہے، لیکن
ان تمام ایجادات و دریافتؤ کے باوجود خود انسان کی تخلیق کا مقصد اکثر
انسانوں کی آنکھوں سے ہمیشہ او جھل رہا اور جن لوگوں نے اس طرف توجہ
دی بھی تو وہ اپنے مقصد تخلیق کی تعین میں بالعموم ناکام رہے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کی اوّل روز سے اس کی اس میدان میں کمزوری و ناتوانی کی وجہ سے اس کی کامل دستگیری اور مدد کرنے کا ارادہ فرمایا اور اسے اس کا مقصد تخلیق سمجھانے اور اس کی تفصیلات اور بجا آوری کے طریقے بتانے کے لئے انبیاء و رسول[ؐ] اور صحائف و کتب ارسال فرمائے۔

اور اپنے آخری رسول محمد ﷺ کے ذریعے جو آخری کتاب نازل فرمائی اس میں صاف بتا دیا کہ :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (56) (سورة الذاريات)

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میر ہی بندگی (یعنی نہ صرف پرستش و بندگی بلکہ غلامی و اطاعت بھی) کریں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدائشی طور پر ایسا بنایا ہے کہ وہ اس دنیا میں نہ مکمل پابند ہے نہ مکمل آزاد، یہ دنیا اس کے لئے نہ قفص ہے نہ آشیانہ۔

وہ لازماً کسی کا بندہ بن کر زندگی گزارے گا، خدا کا بندہ نہیں بننے گا تو شیطان کا بندہ بننے سے وہ کسی طرح نجات نہیں پاسکتا ہے، اور آخرت میں اسے جو سزا ہو گی وہ ایک طرف خدا کی بندگی چھوڑ دینے اور دوسری طرف شیطان کی بندگی اختیار کرنے پر اسے دی جائے گی۔

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۝ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (60) وَ أَنِ اعْبُدُوْنِي هُذَا

صَرَاطًا مُّسْتَقِيمٌ (61) (سورة یسین)

آدم کے بچو، کیا میں نے تم کو ہدایت نہ کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، اور میری ہی بندگی کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

یہ کائنات جس میں ہم رہتے ہیں اور اس کا ایک جزو ہیں، یہ صرف اس لئے نہیں پیدا کی گئیں کہ اس میں ہماری دنیوی زندگی کے بہت سے فائدے اور اس سے ہماری زندگی کی بقا وابستہ ہے بلکہ اس لئے بھی کہ اس میں خالق کائنات کی معرفت کا بیش بہاسامان ہے، اس کا ہر ورق معرفت خداوندی کا ایک دیوان و لا تحریری ہے بس ذرا درست طریقے سے اس میں غور و فکر کی ضرورت ہے۔

غور و فکر کے لئے اس کائنات کے ہر شئی کو تغیر پذیر اور رنگ بنایا گیا ہے تاکہ اس کے تغیر اور رنگی ہمیں ہر وقت اپنے اور کائنات کے خالق و مالک اور حاکم و مدرکی کبریائی اور اس کی حاکمیت و فرمانروائی کی بات سمجھانے میں مدد دیتی رہے۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْخِتْلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِسَايْنَفَعٍ النَّاسَ
 وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاوَاتِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ۝ وَتَصْرِيفٍ
 الرِّيحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَحَّرِ بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا يَلِمُ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ⑩
 (سورة البقرہ)

(اس حقیقت کو پہچاننے کے لیے اگر کوئی نشانی علامت درکار ہے تو) جو لوگ عقل سے کام لیتے ہیں ان کے
 لیے آسمانوں اور زمین کی تخلیق (ساخت) میں، رات اور دن کے بار بار ایک دوسرے کے بعد آنے میں،
 ان کشتیوں میں جو انسان کے نفع کی چیزیں لیے ہوئے دریاؤں اور سمندروں میں چلتی پھرتی ہیں، بارش کے
 اس پانی میں، جسے اللہ اوپر سے بر ساتا ہے پھر اس کے ذریعے سے مردہ زمین کو زندگی بخشتا ہے اور (اپنے
 اسی انتظام کی بدولت) زمین میں ہر قسم کی جاندار مخلوق کو پھیلاتا ہے، ہواؤں کی گردش میں، اور ان بادلوں
 میں جو آسمان اور زمین کے درمیان تابع فرمان بنانے کر رکھے گئے ہیں، بے شمار نشانیاں ہیں۔

إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلّذِيْمُونَ ۖ ۳ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبْتَدِئُ مِنْ دُبَابَةٍ إِلَّا تِلْقَاهُ قَوْمٌ يُؤْقَنُونَ

۴ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتَهَا

وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ إِلَّا تِلْقَاهُ قَوْمٌ يَّعْقِلُونَ ۵ (سورة الجاثية)

حقیقت یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں بے شمار نشانیاں ہیں ایمان لانے والوں کے لیے۔ (3)

اور تمہاری اپنی پیدائش میں، اور ان حیوانات میں جن کو اللہ (زمین میں) پھیلا رہا ہے۔ بڑی

نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو یقین لانے والے ہیں۔ (4) اور شب و روز کے فرق و

اختلاف میں اور اُس رزق میں جسے اللہ آسمان سے نازل فرماتا ہے پھر اُس کے ذریعہ سے مردہ

زمین کو جلا اٹھاتا ہے، اور ہواؤں کی گردش میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل

سے کام لیتے ہیں۔ (5)

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کی خدائی و فرمانروائی کی بات سمجھانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بھی سمجھاتا ہے کہ تم انسان باقی مخلوقات میں سے میرے نزدیک ایک ممتاز و بلند مقام رکھتے ہو، تم باقی چیزوں کی طرح نہیں ہو بلکہ تم اس کائنات میں مخدوم ہو باقی چیزوں تماہارے لئے اور تمہارے مقصد حیات کو تمہیں سمجھانے کے لئے ہیں۔

نہ تو زمین کے لئے ہے نہ آسمان کے لئے
جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کے لئے (اقبال)

اور اس بات کو اللہ تعالیٰ نے انسان کو **خلیفہ** کے عنوان سے پیدا فرمایا کر اسے سمجھائی۔ خلیفہ کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں بہت سی صلاحیتیں اور قابلیتیں دے کر دنیا میں بھیجا جاتا ہے لیکن تم اپنی صلاحیتیں اور اختیارات اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق استعمال کرو گے۔

تم اللہ تعالیٰ سے بغاوت بھی کر سکتے ہو لیکن بغاوت کرنے کے نتیجے میں تمہیں عذاب دیا جائے گا اور اطاعت و بندگی کے نتیجے میں تمہیں انعام دیا جائے گا۔

خلیفہ کے عنوان کا مطلب یہ بھی ہے کہ تم آزاد نہیں ہو جو تھوڑی بہت آزادی تمہیں دی گئی ہے یہ آزمائش کے لئے ہے۔

تم خود اپنی زندگی اور اپنے دائرہ اختیار میں خدا کے خلیفہ ہو جو حکم وہ تمہیں دے اسی کے مطابق اپنی زندگی گزارتے رہو اور اپنے اختیارات کو اسی کے احکام کے مطابق استعمال کرتے رہو یہی تیری فلاح و کامیابی ہے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمُلِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ③٠ (سورة البقرة)

پھر ذرا اس وقت کا تصور کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ ”میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔“ انہوں نے عرض کیا : ”کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں، جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خون ریزیاں کرے گا؟ آپ کی حمد و شنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کی تقدیس تو ہم کرہی رہے ہیں۔“ فرمایا : ”میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے“ - (30)

وَلَقَدْ كَرَّ مُنَابِئِيْ اَدَمَ وَحَلَّنُهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبِتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا

تَفْضِيْلًا ۷۰

(سورة بنی اسرائیل)

اور یہ تو ہماری عنایت ہے کہ بنی آدم کو بزرگی (عزت) دی اور انہیں خشکی و تری میں سوار یاں عطا کیں اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فوقيت (فضیلت) بخشی۔ (70)

اگر انسان اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ مقام ”بندگی رب“ سے ادھر ادھر ہوتا ہے تو

در حقیقت وہ اپنی **انسانی کرامت و شرافت** کو کھو دیتا ہے اور اسی بات پر اسے آخرت میں سزا ہو گی۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝ ۷ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَفِلِينَ ۝ ۵ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصِّدْقَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝ ۶

(سورة التين)

ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا، (4) پھر اسے اٹا پھیر کر ہم نے سب نیچوں سے نیچا کر دیا، (پھر ہم نے اس کو ادنیٰ درجے میں ڈال دیا، جبکہ وہ خود گرنے والا بنا) (5) سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے کہ ان کے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔ (دامی صلحہ ہے) (6)

توحید کا بنیادی نکتہ : اطاعت خداوندی

انسان کو فکری اور عملی، روحانی و جسمانی ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا چاہئے اس میں اس کی عزت و شرافت ہے فکری اور جسمانی بندگی کے لئے سب سے بنیادی بات عقیدہ کی ہے کہ عقیدہ فکر و سوچ کی تعمیر کرتے ہوئے عملی زندگی کو درست راستے پر گزارنے کی بنیاد ہے۔

اسلام میں توحید خداوندی، تسلیم کرنے کو اعتقادات کی بنیاد قرار دیا گیا ہے اور توحید کا بنیادی نکتہ اطاعت خداوندی ہی ہے جو عملی زندگی سے مربوط ہے، اسلام میں تمام عقائد و اعمال اور معاملات کو اسی عقیدہ توحید سے جوڑ دیا گیا ہے اس لئے تو اخلاص نیت نیک عمل میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

عقیدہ توحید کی کوئی ایسی تشریح جو انسان کے عملی زندگی سے تعلق نہ رکھتی ہو قطعاً توحید کی تشریح قرار نہیں دی جاسکتی۔

قرآن کی کئی آیات اس بات کے گواہ ہیں کہ مکہ اور عرب کے کفار
حتیٰ کہ شیطان بھی اللہ تعالیٰ کی صفات خالقیت و مالکیت کے منکر
نہیں بلکہ قائل تھے البتہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت حاکمیت کے منکر
تھے اور انبیاء و رسولؐ کے ساتھ ان کا اختلاف اور جھگڑا اسی صفت
حاکمیت میں تھا اور آج بھی یہی صورت حال ہے۔

إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ أَمْرَأَلَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلِكُنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

(سورۃ یوسف 40)

فرمانروائی کا اقتدار اللہ کے سوا کسی کے لیے نہیں ہے۔ اس کا حکم ہے کہ خود اس کے سواتم کسی کی بندگی نہ کرو۔ یہی ٹھیکیہ سیدھا طریق زندگی ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

وَقَضَى رَبُّكَ أَلَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ (23) (سورۃ بنی اسرائیل)

تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ : تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو، مگر صرف اُس کی۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لئے جس طرح کتابیں نازل کیں اسی طرح انبیاء و رسولؐ بھی بھیجے اور رسولوںؐ کی اطاعت و اتباع کو انسانوں پر لازم کر دیا گیا، اس لئے کہ انسان، انسان ہی سے سیکھ سکتا ہے۔

کورس تو لفظ ہی سکھاتے ہیں آدمی، آدمی بناتے ہیں

اس لئے انبیاء و رسولوںؐ کو انسانوں میں سے مبعوث فرمایا اور ان کی اطاعت کا ہمیں حکم دیا۔

اطاعت رسول ﷺ بھی اطاعت خداوندی ہی ہے اس لئے کہ بِإذنِ اللَّهِ ہے

وَمَا آزَّ سَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُقَاتَعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَذْهَبُوكَ فَاسْتَغْفِرْ وَا اللَّهَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ
الرَّسُولُ لَوْجَدُوا اللَّهَ تَوَابًا رَّحِيمًا ۝ (سورۃ النساء) ۶۳

(انہیں بتاؤ کہ) ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے اسی لیے بھیجا ہے کہ اذنِ خداوندی کی بنا پر اس کی اطاعت کی جائے۔ اگر انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہوتا کہ جب یہ اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے تھے تو تمہارے پاس آ جاتے اور یہ اللہ سے معافی مانگتے، اور رسول ﷺ بھی ان کے لیے معافی کی درخواست کرتا، تو یقیناً اللہ کو بخشے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔ (64)

انسان بندگی سے آزاد نہیں ہو سکتا لِلَّهِ اَسْمَاعِ الْمُنْذَرِ اسے اللہ کا بندہ (عَبْدُهُ) بن کر رہنا چاہئے۔
زندگی بے بندگی شرمندگی (بے بندگی رب) زندگی آمد برائے بندگی

عبدات یعنی

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی عملی شکل

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہی ہے۔

اور یہ حقوق الگ الگ معلوم ہیں، عبادات میں ان دونوں حقوق کی ادائیگی کی عملی تربیت کا سامان موجود ہے اس لئے عبادات کو متعین کر کے بندگی کے میدان میں انسان کو آزمائنا کے لئے اسے بے شمار گوشوں پر مشتمل دنیا کی زندگی دی گئی تاکہ اسے آزمائ کر دیکھا جائے کہ وہ :

عبادات شعوری طور پر ادا کر کے ان عبادات کی حکمتوں کے مطابق اپنی زندگی اور اختیارات کا استعمال کرتا ہے
یا

عبادات کے سرے سے بجا آوری سے منہ موڑتا ہے
عبادات کی ظاہری شکل پر عمل کر کے اس کی روح اور مقصد و حکمت سے غافل رہ کر اپنی باقی زندگی کے گوشوں میں اپنے آپ کو عبدیت اور بندگی سے بھی آزاد سمجھتا ہے ۔

کئی مسلمان عبادات ادا کر کے بھی باقی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے بندے بن کر نہیں رہتے، یہ ان کی عبادات سے متعلق غلط تصور کا نتیجہ ہوتا ہے۔

عبدات صرف نماز، روزہ اور تسبیح ہی نہیں بلکہ پوری انفرادی و اجتماعی زندگی میں دین پر عمل کرنا، دین کو غالب کرنے کے لئے جدوجہد کرنا اور پوری زندگی کو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگنا ہے اور نماز و روزہ میں اس مکمل بندگی کی تربیت کا سامان ہے۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی

میں اسی لئے مسلمان میں اسی لئے نمازی

مخصوص عبادات سے فراغت لیکن ”عبدیت“ بندگی سے فراغت نہیں

بندگی رب : حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا نام ہے ۔

— ان تبعـد اللـه كـانـك تـراـه، فـانـلـم تـكـن تـراـه فـانـه يـراـك
(حدیث جبریل صحیح البسلم)

الله تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو (یہ احساس تو ضرور تازہ رکھو کہ) وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔

حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی بڑی اہمیت ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کا تقاضا ہے کہ بندوں کے وہ حقوق جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں وہ اس طریقے کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے اور اس فکر و عقیدے کی بنیاد پر جو توحید اور حاکمیت الہیہ پر مبنی ہے ادا کئے جائیں۔

انسانوں کے ساتھ رویہ کی درستگی اور ان کے حقوق کی ادائیگی

نبوت سے پہلے آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ

----- إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحْمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحِيلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْبَعْدُ وَمَرْتَقِي الضَّيْفَ

وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ (صحیح البیتل) (صحیح البیتل)

بے شک آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچی گفتگو کرتے ہیں، لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں،
بے سہاروں کے لئے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور مصیبتیں جھیلنے کے باوجود حق کی مدد
کرتے ہیں (حق پر قائم رہتے ہیں) ۔

عبدات :

(حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی) کی قبولیت کی شرائط

ایمان، احسان، اخلاص، رزق حلال

رزق حلال کی اہمیت :

اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو عمل صالح کا حکم حلال کھانے کی شرط کے ساتھ دیا

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ كُلُّوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَأَعْمَلُوا صَالِحًا إِنَّمَا تَعْمَلُونَ عَلَيْمٌ

اے پیغمبر، کھاؤ پاک چیزیں اور عمل کرو صالح، تم جو کچھ بھی کرتے ہو، میں اس کو خوب جانتا ہوں۔

(سورۃ المؤمنون 51)

آپ سوچیں کہ تمام انسانوں کے لئے اس کی اہمیت کیا ہو گی؟

ہمارے ہاں گیدڑ اور کتے کے گوشت کو تو حرام سمجھا جاتا ہے لیکن سود، رشوت، دھوکہ، اور ظلم وزیادتی کے ذریعے حاصل کئے ہوئے مال سے خریدے ہوئے بکرے اور چوزے کو حلال سمجھا جاتا ہے حالانکہ وہ بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح کتا اور خنزیر حرام ہے۔

کھانے کے آداب

کہاں سے شروع ہوتے ہیں؟

الله
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

@rose